"تقویٰ"

دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن!

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

"تقویٰ" دنیا و آخرت کی کامیابی کا ضامن!

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده، ربي يسر وأعن!

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: " وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ "۔[1]

"اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو سب سے بہتر زادِ راہ اللہ تعالیٰ کا تقوی ہے۔"

لغت میں تقویٰ " الوقاية "یعنی" بچنے "کو کہتے ہیں۔

تقویٰ کی اصطلاحی تعریف: طلق بن حبیب رحمہ اللہ سے جب تقویٰ سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اجر و ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اللہ کے نور (ہدایت) کے ساتھ عمل کیا جائے، اور اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اللہ کے نور (ہدایت) کے ساتھ اللہ کی نافرمانی کو ترک دیا جائے۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) اپنی تفسیر کی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقویٰ کے متعلق سوال کیا کہ تقویٰ کیا ہے؟ تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا آپ کبھی کانٹے دار جھاڑیوں والے راستے سے گزرے ہیں؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کیوں نہیں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو اس وقت آپ کیا کرتے ہیں؟ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں کپڑے سمیٹ کر اور کانٹوں سے بچتے ہوئے اس راستہ سے گزرتا ہوں۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی "تقویٰ" ہے۔[2]

اس روایت سے تقوی کی حقیقت معلوم ہوتی ہے، تقوی دراصل یہ ہے کہ آدمی اس دنیا میں ہر قسم کے فتنوں سے بچتا ہوا گزر جائے۔

۱۔ سورة البقرة : ۱۹۷

۲۔ تفسیر ابن کثیر

تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟

تقویٰ کسی ظاہری وضع قطع کا نام نہیں بلکہ تقوی حقیقت میں ایک داخلی کیفیت کا نام ہے اور تقویٰ کا تعلق دل سے ہے، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"التقوى هاهنا، ويشير إلى صدره ثلاث مرات "۔[٣]

"تقویٰ یہاں ہے اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کیا۔"

تقویٰ کی اہمیت:

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی معزز کتاب قرآن مجید میں ایک سے بڑھ کر کئی مقامات پر تقویٰ کا حکم دیا نیز اس کی وصیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَ إِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ "۔[٤]

" اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تمہیں بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اللہ سے ڈرو"

امام قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: "تقویٰ کا حکم تمام اُمتوں کے لئے عام ہے"

نبی کریم ﷺ نے بھی مختلف مقامات پر تقویٰ اختیار کرنے پر ابھارا نیز اس کی وصیت بھی کی۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: " اتق الله حيثما كنت..."۔[٥]

"تم جہاں کہیں بھی رہو اللہ سے ڈرو"۔

٣۔ صحيح مسلم : ٦٥٤١

٤۔ سورة النساء : ١٣١

٥۔ رواه الترمذي (١٠٨٧) وحسنه الألباني رحمه الله

اور اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: " أوصيكم بتقوى الله ---"۔[6]

"میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔"

"تقویٰ" اللہ تعالیٰ کی ولایت (قربت ومحبت) کو حاصل کرنے کا اہم ذریعہ:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ "۔[7]

"سن لو! جو اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔"

نیز ایک دوسرے مقام میں ارشاد فرمایا: " إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ "۔[8]

"اس کے متولی تو وہی ہوسکتے ہیں جو متقی (پرہیزگار) ہوں"

متقین کے بعض صفات:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متقین کے کئی صفات بیان کیے ہیں، ہم ان صفات کو پہچان کر اور انہیں اپنا کر متقین کے زمرے میں شامل ہوسکتے ہیں۔

٦۔ رواه أبو داود (٤٦٠٧) والترمذي (٢٦٧٦) ، وصححه الألباني رحمه الله

٧۔ سورة يونس : ٦٢-٦٣

٨۔ سورة الأنفال : ٣٤

۱. اقوال وافعال میں سچائی کو لازم پکڑنا:

اللہ تعالی نے فرمایا: " وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ "۔[۹]

"اور جو کوئی سچ بات لایا اور جس نے سچ کی تصدیق کی وہی متقی ہیں."

۲. اللہ تعالیٰ کے شعائر و مناسک کی تعظیم کرنا:

اللہ تعالی نے فرمایا: " وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ "۔[۱۰]

" حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کا احترام کرے تو یہ دلوں کے پرہیز گار ہونے کا ثبوت ہے۔"

۳. حکم و معاملات میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ "۔[۱۱]

" اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر خوب قائم رہنے والے، انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمھیں ہر گز اس بات کا مجرم نہ بنا دے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔"

۹۔ سورۃ الزمر : ۳۳

۱۰۔ سورۃ الحج : ۳۲

۱۱۔ سورۃ المائدۃ : ۸

۴. انبیاء، صادقین و مصلحین کی اتباع کرنا اور انہی کے نقشِ قدم پر چلنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " يأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ "۔[۱۲]

" اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ "

تقویٰ اختیار کرنے میں معاون امور:

۱. اللہ تعالیٰ سے تقویٰ طلب کرنا:

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے کثرت سے تقویٰ طلب کیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کی دعاؤں میں سے ہے: "اللهم آت نفسي تقواها، وزكها انت خير من زكاها، انت وليها ومولاها "۔[۱۳]

" اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر، اسے (برائیوں سے) پاک کر دے، تو ہی بہترین پاک کرنے والا ہے۔ "

اور نبی کریم ﷺ یہ دعا بھی کیا کرتے تھے: " اللهم إني اسالك الهدى والتقى والعفاف والغنى "۔[۱۴]

" اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی، اور (دل کا) غنا مانگتا ہوں۔ "

۲. دل کی اصلاح کرنے والے اعمال کو اختیار کرنا:

عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: "تقویٰ کی شروعات نیک نیتی سے ہوتی ہے۔ "

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: "تقویٰ یہ ہے کہ خود کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھا جائے۔ "

۱۲۔ سورة التوبه : ۱۱۹
۱۳۔ صحيح مسلم : ۲۷۲۲
۱٤۔ صحيح مسلم : ٦٩٠٤

۳. ظاہری اعمال کی اصلاح:

اور یہ نبی کریم ﷺ کی سنت کی موافقت سے ممکن ہے۔

اسی طرح صبر، نفس کا محاسبہ، حیا، بردباری، نفل روزے کا اہتمام، اور حلال رزق وغیرہ تقویٰ کے حصول میں معاون ومددگار ہیں۔

تقویٰ کے بعض فوائد وثمرات:

۱. جنت میں دخول اور جہنم سے نجات:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَن كَانَ تَقِيًّا "۔[۱۵]

" یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے بناتے ہیں جو متقی ہو۔"

۲. اللہ تعالیٰ کی نظر میں عزت وتکریم:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ "۔[۱۶]

" یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔"

۳. دنیا وآخرت میں سعادت کا حصول:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ، الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ، لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ "۔[۱۷]

١٥ـ سورة مريم : ٦٣
١٦ـ سورة الحجرات : ١٣
١٧ـ سورة يونس : ٦٢-٦٤

"سن لو! جو اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے، ان کے لئے دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

۴. حق بات کی طرف ہدایت ور ہنمائی، گناہوں کا کفارہ، اور اللہ تعالی کا فضل حاصل ہوگا:

اللہ تعالی نے فرمایا: " يأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ "۔[18]

" اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈروگے تو وہ تمھارے لیے (حق و باطل میں) فرق کرنے کی بڑی قوت بنادے گا اور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔"

۵. رزق میں فراخی وکشادگی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ "۔[19]

" اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔"

٦. معاملات میں آسانی:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا "۔[20]

۱۸۔ سورة الأنفال : ۲۹
۱۹۔ سورة الطلاق : ۲-۳
۲۰۔ سورة الطلاق : ٤

"اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔"

۷.برکت کا حصول:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ "۔[۲۱]

"اور اگر واقعی بستیوں والے ایمان لے آتے اور بچ کر چلتے تو ہم ضرور ان پر آسمان اور زمین سے بہت سی برکتیں کھول دیتے۔"

۸.حفظ وامان، اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد، اور بہترین انجام:

اللہ تعالی نے فرمایا:" إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ "۔[۲۲]

"بے شک زمین اللہ کی ہے، وہ اس کا وارث اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بناتا ہے اور اچھا انجام متقی لوگوں کے لئے ہے۔"

۹.بہترین عوض وبدلہ:

ابو قتادہ اور ابو دھماء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک دیہاتی آدمی کے پاس پہنچے اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہ باتیں سکھانا شروع کر دیں جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں اور فرمایا:" إنك لن تدع شيئا لله عزوجل، إلا بدلك الله به ما هو خير لك منه"۔[۲۳]

۲۱۔ سورة الأعراف : ۹٦

۲۲۔ سورة الأعراف : ۱۲۸

۲۳۔ مسند احمد : ۲۳۰۷٤، اسناده صحيح

"تم جس چیز کو بھی اللہ کے خوف سے چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز عطاء فرمائے گا۔"[24]

خلاصہ: "تقویٰ" ہی دنیا و آخرت میں راہ نجات ہے، اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے، تقویٰ گناہوں اور فتنوں سے بچنے کا ڈھال ہے۔ الغرض "تقویٰ" اللہ سبحانہ وتعالی کا اس فرمان کے مصداق ہے" وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ "۔[25]

اللہ رب العالمین ہمیں اس سے کما حقہ تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق دے، اپنے متقین بندوں میں شامل فرمائے، نیز تقویٰ کے فوائد سے مستفید فرمائے، آمین یارب العالمین۔

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

❁❁❁

٢٤۔ مستفاد : التربية الإسلامية (أعمال القلوب)

٢٥۔ سورة البقرة : ١٩٧